مطالعۂ سیرت کی اہمیت وضرورت: ڈاکٹر فاروق حمادہ/ترجمہ: مولانا محمد ابراہیم فیضی

سیرت طیبہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خانؒ

قطرے میں سمندر: ڈاکٹر ابوالخیر کشفیؒ

حکیمانہ تعلیم وتربیت اور تزکیۂ نفوس۔ سیرت طیبہ کی روشنی میں: مولانا عبدالرؤف رحمانی

آں حضرت ﷺ کا سلوک، نوجوانوں کے ساتھ: ڈاکٹر محمد حمید اللہ

رسول اکرم، بچپن اور جوانی: علامہ شیخ محجوب عثمان اسحاق

غلامی کی لعنت اور پیغمبرانہ بصیرت: پروفیسر محمد اقبال جاوید

یوں یہ مجلّہ مطالعۂ سیرت کے حوالے سے اہم اور زندہ موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ اس مجلّے کے حوالے سے ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ ایک فنی اور خالص پروفیشنل ادارے کی جانب سے اپنے نوعیت کی منفرد پیش کش ہے، کیوں کہ، جیسا کہ کلمات مدیر میں بھی اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ اس سے قبل ایسے مجلّات زیادہ تر کلیۂ فنون سے تعلق رکھنے والے اداروں سے شائع ہوتے رہے ہیں، فنی تیکنیکی اور پروفیشنل تعلیمی اداروں سے ایسے مجلّات کی اشاعت کی روایت زیادہ مضبوط نہیں ہے۔

اس نوعیت کے مقابلے بھی تعمیری مسابقتی فضا قائم کرنے میں مد ثابت ہوتے ہیں، اس لیے اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کے اکابرین اس مقابلے کے انعقاد پر تبریک کے مستحق ہیں، اور مدیر مجلّہ کی جانب سے یہ اعلان بھی تقویت کا باعث اور تحسین کا حق دار ہے کہ اس مجلّے کو سالانہ روایت کی شکل دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ایسی علمی ودعوتی کاوشوں میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

نام مجلّہ: ماہ نامہ المدینہ۔ عظمتِ والدین نمبر اسوۂ حسنہ اور تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

مدیر اعلیٰ: قاری حامد محمود

ناشر: صائمہ ٹاور، دوسری منزل، آئی آئی چندریگر روڈ۔ کراچی

صفحات: ۲۵۸

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن

ماہ نامہ المدینہ گزشتہ ۱۵ برس سے فروغ علم اور نشر واشاعت کے میدان میں مصروف عمل ہے۔ اس دوران علمی رسالوں کے روایت کے مطابق ماہ نامہ المدینہ کی کئی خاص اشاعتیں منظر عام پر آکر علمی دنیا اور عوامی حلقوں میں معروف ہو چکی ہیں۔ زیر نظر شمارہ بھی المدینہ کی اور اشاعت خاص ہے، جو اپنے عنوان

کے مطابق والدین کی عظمت کے حوالے سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعلیمات اور آپ کے اسوۂ حسنہ سے ماخوذ ہدایات پر مشتمل ہے۔ اس اشاعت کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

عظمت والدین

مقام والدین

حقوق والدین

اس پورے شمارے میں قدیم وجدید ہر طرح کی تحریریں موجود ہیں، جن میں بعض مشاہیر اہل علم اور اہل قلم بھی شامل ہیں، مثلاً علامہ سید سلیمان ندویؒ، مولانا سید زوار حسینؒ، ڈاکٹر محمد عبدہ یمانیؒ، ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختارؒ، حکیم محمد سعیدؒ، حافظ سید فضل الرحمٰن، ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن اور ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری شامل ہیں۔

عظمت والدین کے عنوان کے تحت پہلے باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو والد کے حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں'' کے زیر عنوان آپ ﷺ کی گھریلو زندگی کا مرقع پیش کیا گیا ہے، اس مضمون میں علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے رسول اکرم ﷺ کی ازدواجی اور معاشرتی زندگی کے نمونے پیش کیے ہیں۔ چناں چہ لکھتے ہیں:

> یہ بحث مقصود نہیں کہ اسلام میں عورت کا کیا درجہ ہے اور اس کے کیا حقوق ہیں۔ یہاں ہم کو صرف یہ دکھانا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ وآلہ وسلم اور حضرت عائشہؓ کی خانگی زندگی میں عملاً ازدواجی تعلقات کا کیا حال تھا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
>
> تم میں اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے سب سے اچھا ہے اور میں اپنی بیویوں کے لیے تم سے اچھا ہوں۔
>
> آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ سے نہایت محبت رکھتے تھے اور یہ تمام صحابہؓ کو معلوم تھا۔ چناں چہ لوگ قصداً اسی روز ہدیے اور تحفے بھیجتے تھے، جس روز حضرت عائشہؓ کے ہاں قیام کی باری ہوتی۔ (ص ۴۷)

اس مضمون کے مباحث کا وزن اپنی جگہ، لیکن یہ سوال اہم ہے کہ اس مضمون کا مجلّے کے مرکزی عنوان سے کیا تعلق ہے؟

دوسرا باب مقام والدین کے عنوان سے ہے جس کا پہلا مضمون ہے ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ والدین کے لیے'' یہ مضمون حافظ سید فضل الرحمٰن کے قلم سے ہے، لیکن اس کے آخر میں ''اہل

قرابت کے لیے'' کے زیرِ عنوان ایک صفحے سے زائد مضمون اصل عنوان سے تعلق نہیں رکھتا۔

ڈاکٹر صاحب زادہ ساجد الرحمٰن کا مضمون ''والدین کا اکرام واحترام'' مختصر ہونے کے باوجود موثر بھی ہے، اور مکمل بھی۔ ڈاکٹر صاحب حقوق والدین کے حوالے سے ایک اہم پہلو کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ہر شخص جب کسی غلطی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے لیے کوئی نہ کوئی وجہ جواز تلاش کر لیتا ہے، اسی طرح ہم نے والدین کی نافرمان اولاد سے یہ دلیل بھی سنی کہ والدین ہم سے زیادتی کرتے ہیں، ہم اطاعت وفرماں برداری کا حق کیسے ادا کریں۔ غور وفکر کا مقام ہے کہ اگر والدین کفالت بھی کریں، محبت و پیار سے بھی نوازیں اور آپ بھی جواباً احترام کا رویہ اختیار کریں تو یہ کون سا کمال ہے، آزمائش وامتحان تو اس صورت میں مقصود ہے جب کسی بھی سبب سے والدین کی طرف سے سرزنش ہو، خواہ یہ سرزنش ظلم کی حد تک کیوں نہ بڑھ جائے پھر بھی آپ کی فرماں برداری اور جذبہ، محبت میں فرق نہ آنے پائے۔ اسی صورت حال کی جانب سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر مبہم الفاظ میں راہ نمائی فرمائی:
>
> جو شخص اللہ کے لیے اپنے ماں باپ کا فرماں بردار رہا، اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھلے رہیں گے اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہی تھا تو اس کے لیے ایک دروازہ کھلا رہے گا۔
>
> اس پر ایک شخص نے سوال کیا، اگر چہ ماں باپ نے اس پر ظلم کیا ہو؟ آپ نے جواباً تین مرتبہ ارشاد فرمایا:
>
> وان ظلما، وان ظلما، وان ظلما، ہاں، ہاں اگر انہوں نے ظلم کیا، پھر بھی۔ (ص ۱۰۵)

اس اشاعت خاص کا تیسرا باب حقوق والدین کے عنوان سے ہے، جس میں والدین کے حقوق اور فرائض دونوں حوالوں سے گفت گو کی گئی ہے، اور تربیت اولاد کے ضمن میں والدین کی ذمے داریوں کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ اسی طرح مدیر اعلیٰ کے قلم سے نکلنے والے مضمون میں والدین کی وفات کے بعد حقوق کی ادائیگی کے بعض پہلوؤں کی نشان دہی کی گئی ہے، جس کے ذریعے ہم والدین کے ساتھ حسن سلوک کے بہت سے عملی پہلوؤں سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔

مجموعی طور پر یہ اشاعت اہم، مفید اور دعوتی حوالے سے معلومات افزا ہے۔ اس اشاعت کو امسال وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان کی جانب سے سیرت ایوارڈ سے بھی نوازا گیا ہے۔